شہید بھائی ذوالکفل بخاری رحمہ اللہ کی یاد میں دو نظمیں

غم زدہ بہن

٭

نہ آفتاب نہ مہتاب نہ کوئی تارا
چمکنا اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ دیوار نہ شجر نہ ابر ہی
سایہ اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ غُنچہ و پھول نہ شبنم وہ
تبسم اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ چاندنی نہ کرن نہ جگنو تھا
دمکنا اُس کا مگر ان جیسا تھا
نہ موج کوئی نہ صبا و آبشار
لہجہ اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ سمندر نہ دریا اور نہ جھیل
ظرف اُس کا کا مگر اُن جیسا تھا
نہ پہاڑ نہ چٹان نہ فولادِ ناب
عزم اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ محدث نہ فقیہ نہ واعظ کوئی
علم اُس کا مگر ان جیسا تھا
نہ بوالکلام و ابوذر نہ تھا ولیؔ اللہ
فکر اُس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ غوث و قطب و ابدال تھا وہ
مقدر اس کا مگر اُن جیسا تھا
نہ شاہ نہ کوئی مصاحب نہ حاکم ہی
طورِ رخصت اُس کا مگر اُن جیسا تھا

(۲/اپریل ۲۰۱۲ء)

٭

موت تو لے گئی تھی مکّہ اُسے بہانے سے
ہم یونہی حیران ہیں اُس کے چلے جانے سے
کیا کہیں کس سے کہیں اور آخر کیسے
مجروح ہے بہت درونِ دل اُس کے چلے جانے سے
وہ گیا تو لوٹ کے پھر آیا ہی نہیں
اشک آنکھوں میں ہے پیہم اُس کے چلے جانے سے
سال میں اب دو بار میں آؤں گا
یہ وعدہ یاد آتا ہے ہر دن اُس کے چلے جانے سے
وہ سکوت جو حاصلِ صد مسرّت تھا مرے گھر میں
کیا شور ہے سنّاٹے کا اُس کے چلے جانے سے
اِذن ملے تو وہ دیکھے کہ مُکرِم و مُنعِم
کتنے رنجور ہیں اُس کے چلے جانے سے
وہ جو ہمدم تھی اُس کی اور دم ساز بھی
شکستہ پا و بے دم ہوئی اُس کے چلے جانے سے
ماں باپ ہیں آزردہ تو بھائی ہے دل زدہ
اُس لختِ جگر جانِ وفا کے چلے جانے سے
نوحہ کناں ہیں بہنیں تو احباب گرفتہ خاطر
اس جانِ تمنا پیکرِ خُلق کے چلے جانے سے
وہ کہ آباد تھی محفل جن کی دم سے اس کے
کتنے محزوں ہیں اب اس کے چلے جانے سے
ہم نے چاہا تھا کہ عمر گزرے گی سنگ اُس کے
کتنا مشکل ہے اب یہ جینا اُس کے چلے جانے سے

(۳/اپریل ۲۰۱۲ء)

☆☆☆